29واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کیے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز منگل 23 مئی 2017

فہرست غیر نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ جات

1۔ جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری 2۔ آبپاشی

ضلع پاکپتن میں چھوٹے ڈیم سے متعلقہ تفصیلات

86: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر آبپاشی (قوت برقی) ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ضلع پاکپتن میں چھوٹے ڈیم بنانے کا حکومت کا کوئی منصوبہ زیر غور ہے؟

(ب) کتنے ڈیمز زیر تعمیر ہیں اور یہ کب تک پایہ تکمیل کو پہنچیں گے؟

(ج) ان ڈیموں سے کتنے میگاواٹ بجلی میسر ہوگی؟

(تاریخ وصولی 20 مئی 2014 تاریخ ترسیل 24 جون 2014)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) ضلع پاکپتن میں چھوٹے ڈیم بنانے کا حکومت کا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے اور نہ ہی ضلع پاکپتن میں کوئی مناسب ڈیم بنانے کے لئے موجود ہے۔

(ب) جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(ج) جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 27 اپریل 2017)

کوٹ لکھپت لاہور: نالہ کو پختہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1200: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ المصطفیٰ کالونی نزد ریس کلب، کوٹ لکھپت لاہور سے گزرنے والا نالہ انتہائی خراب حالت میں ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پختہ نہ ہونے کی وجہ سے اس نالے کا پانی قریبی گھروں میں داخل ہو رہا ہے جس سے مکان گرنا شروع ہوگئے ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ نالے کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 14 دسمبر 2015 تاریخ ترسیل 28 دسمبر 2015)

جواب

(الف) المصطفیٰ کالونی نزد ریس کورس کلب کوٹ لکھپت لاہور سے گزرنے والی نہر خیرہ ڈسٹری بیوٹری ہے اور یہاں اس کی آر ڈی 300+76 ہے۔ اس کو واساڈرین کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ خراب نظر آتا ہے۔ فیروزپور روڈ کراسنگ سے لے کر ٹیل تک اربنائزیشن ہو گئی ہے اور رہائشی کالونیوں کا سیوریج اس نہر میں غیر قانونی طور پر ڈالا گیا ہے۔

(ب) اس نہر کے پانی میں رہائشی کالونیوں کے سیوریج کا پانی شامل ہو کر بارش کے دنوں میں اوورفلو (Over Flow) ہوتا ہے۔

(ج)چونکہ رہائشی کالونیوں کے سیوریج سسٹم نہ ہے اور تمام سیوریج نہر میں آتا ہے۔اگر واسا الگ سے سیوریج سسٹم بنالے تو اریگیشن ڈیپارٹمنٹ اس کو جلد پُختہ کر دے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 27 اپریل 2017)

محکمہ جنگلات کے فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

1770: میاں نصیر احمد: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

جنگلی حیات کو محفوظ کرنے کے لئے صوبہ میں کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں اور ان پر پچھلے تین مالی سالوں میں کتنے فنڈز کس کس جنگلی حیات اور علاقہ کے لئے مختص کئے گئے اور کتنے Lapse ہوئے مکمل تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

(تاریخ وصولی 10 فروری 2017 تاریخ ترسیل 3 مارچ 2017)

جواب

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری

جنگلی حیات کے تحفظ کیلئے محکمہ جنگلی حیات نے بہت سے اقدامات اٹھائے ہیں جن میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہیں:

(i)37 وائلڈ لائف سینکچوریز کا قیام

(ii)24 گیم ریزروز کا قیام

(iii)4 نیشنل پارکس کا قیام

(iv)جنگلی حیات کے تحفظ کیلئے صحرائے چولستان اور پوٹھوہار میں سپیشل وائلڈ لائف فورسز کا قیام

(v)معدومی کے خطرے سے دوچار مقامی جنگلی حیات کی افزائش نسل کیلئے 4 چڑیا گھروں اور 14 وائلڈ لائف پارکس و بریڈنگ سنٹرز کا قیام

جبکہ جنگلی حیات کے تحفظ کیلئے فنڈز انفرادی طور پر مختص نہیں کئے جاتے بلکہ محکمہ خزانہ کی طرف سے فنڈز مجموعی طور پر محکمہ کیلئے مختص کئے جاتے ہیں جن میں ملازمین کی تنخواہیں اور دیگر متفرق اخراجات شامل ہیں۔ محکمہ کے مختص شدہ فنڈز اور Lapse ہوئے فنڈز کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

سال	جتنے فنڈز مختص کئے گئے	فنڈز جو Lapse ہوئے
2013-14	578877000/-	20017000/-
2014-15	636552000/-	24806000/-
2015-16	638422000/-	28168000/-

(تاریخ وصولی جواب 22 مئی 2017)

ضلع سرگودھا تحصیل بھیرہ کے راجباہ کلیان پور کی بھل صفائی سے متعلقہ تفصیلات

1807: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا راجباہ کلیان پور کی سالانہ بندی کب ہوتی ہے قبل ازیں ہر سال اس نہر کی بھل صفائی ہوتی تھی اب کتنے سالوں سے نہر کی بھل صفائی نہیں ہوئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس راجباہ کے دونوں اطراف زرعی زمینیں موجود ہیں اور نہر کی بھل صفائی نہ ہونے کی وجہ سے نہر کا Bed Level اپ ہو چکا ہے دونوں اطراف کی زمینیں سیم زدہ ہو گئی ہیں؟

(ج) کیا حکومت 2017 کی سالانہ بندی کے دوران نہر کی بھل صفائی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 20 مارچ 2017 تاریخ ترسیل 18 اپریل 2017)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) اس راجباہ کی سالانہ بندی ہر سال دسمبر میں ہوتی ہے مزید یہ کہ مذکورہ راجباہ کی سالانہ بندی سال 15-2014 میں بھل صفائی کا کام جو کہ 26 دسمبر 2014 سے 13 جنوری 2015 کے دوران ہوا اس سے قبل بھی اس نہر کی بھل صفائی کا کام ہوتا رہا ہے جبکہ Closure Period 2016 کے دوران کلیان پور کی بھل صفائی کے کام کا ٹینڈر اس ڈویثرن میں لگایا گیا تھا اور ٹھیکیدار کے نام الاٹ بھی کر دیا گیا مگر ٹھیکیدار نے سالانہ Closure Period کے دوران کام نہ کروایا۔ لہٰذا ٹھیکیدار کی Earnest money جو کہ محکمہ کے پاس تھی وہ Forfeit کر لی گئی۔

(ب) یہ درست ہے کہ مذکورہ راجباہ کے دونوں اطراف زرعی زمینیں موجود ہیں۔ اس نہر کا Bed Level بھل صفائی نہ ہونے سے موقع پر ڈیزائن سے اپ نہ ہوا ہے اور نہ ہی زمین سیم زدہ ہوئی ہے۔

(ج) جی ہاں سال 2017 کے دوران اس کی بھل صفائی کا کام کیا جائے گا۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 27 اپریل 2017)</u>

ضلع سرگودھا۔ تحصیل بھیرہ میں پانی چوری سے متعلقہ تفصیلات

1808: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا تحصیل بھیرہ میں محکمہ انہار کی جانب سے کلیان پور راجباہ پر موگے توڑنے اور پانی چوری کے پچھلے تین سال کے دوران کتنے کیس پکڑے گئے، کتنی ایف آئی آر درج کروائی گئیں اور ان پر کیا کارروائی ہوئی؟

(ب) اس راجباہ پر کتنے افراد کے خلاف ایک سے زائد مرتبہ پانی چوری اور موگہ جات توڑنے کے مقدمات درج ہوئے اور ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟

(ج) مذکورہ بالا عرصہ میں کتنے افراد پر کتنا تاوان عائد کیا گیا اور تاوان کی مد میں کتنی رقم اکٹھی ہوئی اور یہ کہاں خرچ کی گئی؟

(د)مذکورہ بالا عرصہ کے دوران محکمہ کے کتنے ملازم پانی چوری کرنے اور موگہ جات توڑنے کے جرم یا معاونت میں ملوث پائے گئےاور ان کے خلاف کیاکارروائی کی گئی، تفصیلات سے ایوان کوآگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی20مارچ2017 تاریخ ترسیل18اپریل2017)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف)ضلع سرگودھا تحصیل بھیرہ میں محکمہ انہار کی جانب سے کلیان پور راجباہ پر موگے توڑنے اور پانی چوری کے پچھلے تین سال کے دوران تین کیس پکڑے گئے۔ان پکڑے گئے افراد کے خلاف دفعہ 70 کے تحت 11 ہزار روپے جرمانہ کیا گیا۔

(ب)ایک سے زائد مرتبہ ایسا کوئی کیس نہیں پکڑا گیا۔

(ج)اس عرصہ کے دوران دس افراد کے خلاف تاوان عائد ہوا اور تاوان کی مد میں 19500/- روپے موصول ہوئے جو کہ خزانہ سرکار میں جمع ہوئے۔

(د)اس عرصہ کے دوران محکمے کا کوئی ملازم ایسی کسی کارروائی میں ملوث نہ پایا گیا اور نہ ہی اس عرصہ میں کوئی FIR درج ہوئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 27اپریل2017)

لاہور رائے ممتاز حسین بابر

22مئی2017 سیکرٹری

29واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز منگل 23 مئی 2017

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ جات

1۔ جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری 2۔ آبپاشی

پیڈا نظام سے متعلقہ تفصیلات

6669*: ڈاکٹر سید وسیم اختر :کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پیڈا کا نظام کس مقصد کے لیے کس بین الاقوامی مالیاتی ادارے کے تعاون سے بنایا گیا ہے نیز اس نظام کی تکمیل کب تک ہو جانی تھی؟

(ب) کہاں کہاں یہ نظام اب تک نہ بن سکا ہے اور اس نظام کے بعد کیا بہتری آئی ہے، مقاصد کو سامنے رکھ کر اعداد و شمار کے ساتھ جواب دیا جائے؟

(ج) پانی کا کھالہ یا موگہ ٹوٹنے پر اس موگہ اور کھالے سے پانی لگانے والے تمام کاشتکاروں پر مقدمہ ہو جاتا ہے اور تاوان لگا دیا جاتا ہے، یہ بے انصافی ہے کہ جرم کرنے والا اور بے گناہ دونوں مساوی طور پر سزا بھگتیں، کیا محکمہ اس قانون کو بدلنے کے لئے تیار ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 20 مئی 2015 تاریخ ترسیل 31 جولائی 2015)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) حکومت پنجاب نے ایک صدی سے بھی زیادہ پرانے نہری نظام کو مزید بہتر، شفاف، کم لاگت سے تعمیر و مرمت اور پانی کی تقسیم کے باہمی مسائل کو اپنے طور پر حل کے لئے پیڈا کا نظام بنایا، جس میں کسانوں کی فیصلہ سازی میں شمولیت کو لازمی قرار دیا گیا۔ پنجاب اریگیشن اینڈ ڈرینج اتھارٹی ایکٹ 1997 کو پنجاب اسمبلی نے 27 جون 1997 کو پاس کیا جس کی توثیق جناب گورنر پنجاب نے فرمائی اور نوٹیفکیشن 2 جولائی 1997 کو جاری ہوا۔ پیڈا کے اہم مقاصد میں نہری انتظام وانصرام میں کسانوں کی شمولیت کے ساتھ ساتھ نہری پانی کی منصفانہ تقسیم، نہروں کی مرمت و دیکھ بھال، آبیانہ کی وصولی، پانی چوری کا خاتمہ اور تنازعات کا حل شامل ہیں۔ پیڈا کا نظام نیشنل ڈرینج پروگرام (NDP) کے تحت بین الاقوامی مالیاتی اداروں (عالمی بینک، جاپان بینک فار انٹرنیشنل کوآپریشن اور ایشیائی ترقیاتی بینک) کے تعاون سے بنایا گیا ہے۔ پیڈا ایکٹ 1997 موجودہ محکمہ آبپاشی میں بنیادی

اصلاحات کا غماز ہے۔پیڈا ایکٹ کے مطابق محکمہ انہار پنجاب کلی طور پر پیڈا میں ضم ہو گا جو خود مختار ادارہ کے طور پر اپنے امور سرانجام دے گا۔اب تک صوبہ پنجاب میں 17 میں سے 5 ایریا واٹر بورڈز بنائے جا چکے ہیں۔مزید ایریا واٹر بورڈز کی تشکیل فنڈز سے مشروط ہے۔کسی بھی سرکل میں پیڈا کا نظام نافذ کرنے سے پہلے اُس علاقہ کی تمام نہروں کی مکمل اصلاح / بحالی ضروری ہے جس کے لئے فنڈز درکار ہیں۔جوں جوں فنڈز دستیاب ہوں گے نہروں کی بحالی کے ساتھ ساتھ ایریا واٹر بورڈز بھی بنائے جائیں گے۔

(ب) محکمہ انہار پنجاب کے زیر انتظام 17 ایریا واٹر بورڈز قائم کئے جائینگے۔جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔جدول کے مطابق سیریل نمبر 6 سے 17 تک ایریا واٹر بورڈز نہ بن سکے ہیں۔ اب تک پیڈا کے زیر انتظام 401 نہروں پر کسان تنظیمیں بن چکی ہیں پیڈا کی کارکردگی کہیں بہتر ہے اور کہیں اس میں بہتری کی گنجائش موجود ہے۔پیڈا کے مقاصد سے متعلقہ اعداد و شمار معلوم کرنے کے لئے Detail Study کی جارہی ہے۔

(ج) موگہ توڑنے کے جرم پر کاشتکاران کے خلاف کارروائی کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ کی دفعہ 33 کے تحت عمل میں لائی جاتی ہے۔تاوان عائد کرنے سے قبل مکمل طور پر انکوائری کی جاتی ہے اور وقوعہ کی رپورٹ بمع فرد قاصران پولیس کو فراہم کی جاتی ہے جس کے بعد محکمہ پولیس انکوائری / تحقیق کر کے قاصران کے خلاف چالان مکمل کر کے عدالت میں بھیجتا ہے۔البتہ محکمہ ابتدائی فرد قاصران میں دو یا تین قصورواران کی نشاندہی بھی کرتا ہے۔اگر پولیس کی طرف سے چالان مکمل نہ ہو یا عدم شناخت ہو تب ان کاشتکاران جنہوں نے زائد پانی استعمال کیا ہو کے خلاف تاوان مرتب کیا جاتا ہے۔کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ کی دفعہ 33 میں کسی ترمیم کی ضرورت نہ ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 19 اکتوبر 2015)</u>

میانوالی :۔محکمہ جنگلات کا رقبہ و دیگر تفصیلات

8448*: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ جنگلات کا کل رقبہ کتنا کہاں کہاں ہے؟
(ب) کتنے رقبہ پر جنگلات اور کتنا رقبہ بنجر، بے آباد ہے؟
(ج) سال 2015 اور 2016 میں اس ضلع میں کتنے رقبہ پر پودے کتنی رقم سے لگائے گئے ہیں؟
(د) اس ضلع میں ان دو سالوں کے دوران کتنی لکڑی کتنی مالیت میں فروخت کی گئی ہے؟
(ہ) اس وقت اس ضلع میں کتنی لکڑی سوختہ کہاں کہاں پڑی ہوئی ہے اس کی اندازاً مالیت کتنی ہے؟

(تاریخ وصولی 29 نومبر 2016 تاریخ ترسیل 21 فروری 2017)

جواب

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ جنگلات کا کل رقبہ 39720.71 ایکڑ ہے جو کہ کندیاں پلانٹیشن، ہرنولی پلانٹیشن، شیلٹر بیلٹ چک سرکار پلانٹیشن، چکوک ہائے، ڈھیر امید علی شاہ، پائی خیل، پیر پہیائی کلو نوالہ، کالا باغ، جابہ مسان، مٹھا خٹک، نزول لینڈ میانوالی میں واقع ہے۔

(ب) 13124.55 ایکڑ رقبہ پر جنگل لگا ہوا ہے۔ جبکہ 26596.16 ایکڑ پہاڑی علاقہ جات اور اونچے ٹبہ جات پر مشتمل ہے جن پر خودرو جڑی بوٹیاں اگی ہوئی ہیں۔

(ج) میانوالی فاریسٹ ڈویژن میں دوران سال 15-2014 اور 16-2015 میں لگائے گئے رقبہ جات اور خرچ کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	کل رقبہ	خرچ
2014-15	294 ایکڑ	-/3742000 روپے
2014-15	74.66Av Mile	-/27,25,090 روپے

2015-16	272.91ایکڑ	-/1,38,47,426روپے
2015-16	227.50Av Mile	-/1,04,82,350روپے

(د) میانوالی فاریسٹ ڈویژن میں دوران سال 15-2014 اور 16-2015 میں 68887 مکسر فٹ لکڑی فروخت کی گئی جس کی مالیت -/42608609 روپے ہے۔

(ہ) میانوالی فاریسٹ ڈویژن میں اس وقت 1643.55 مکسر فٹ لکڑی مالیتی -/5,49,175 برائے فروخت موجود ہے۔ جو کہ کالا باغ رینج، کندیاں جنوبی سب ڈویژن اور لیاقت آباد سب ڈویژن میں موجود ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 26 اپریل 2017)</u>

ساہیوال پی ایم یو کے تحت پی پی 222 کی نہروں کی پختگی اور دیگر تفصیلات

***8506: جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ انہار کے پی ایم یو (P.M.U) کے تحت نہروں کی Side Lining / Protection، Metal کی گئی ہے اگر ہاں تو یہ منصوبہ کب شروع ہوا اور کیا اس منصوبہ کے تحت تمام کام مکمل کر لیا گیا؟

(ب) پی پی 222 ساہیوال میں مندرجہ بالا منصوبہ پر کل کتنی لاگت آئی ہے اور اس کا ٹھیکہ کس کس فرم یا فرد کو دیا گیا ہے یہ کام کب مکمل ہوا؟

(ج) پی ایم یو کے تحت گو گیرہ ڈسٹری بیوٹری، Bhawani، 5-R, 6-R, 9-L, (G-D) پر کام مکمل ہونے کے باوجود پل Bnidges وہی سو سال پرانی حالت میں ہیں جبکہ نہروں کو پختہ کر دیا گیا ہے جس سے لیول غیر متوازن ہونے کی بدولت نہروں کا پانی اوور فلو ہوتا رہتا ہے اور گردونواح کے کسانوں کی فصلیں پانی سے ڈوب رہی ہے؟

(د) کیاحکومت گوگیرہ ڈسٹری بیوٹری،(Bhawani 5-R،9/1-L،G-D)) ودیگر نہروں پر پلbridgesبنانے کاارادہ رکھتی ہے اگر ہاں توکب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں، کتنے بل منظور شدہ ہیں، اور جن پلوں کی منظوری نہیں دی گئی خستہ حال ہیں کیاان کو بھی مکمل کر دیا جائے گا؟

(تاریخ وصولی 2 دسمبر 2016 تاریخ ترسیل 11 فروری 2017)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) جی ہاں یہ درست ہے لوئر باری دوآب کینال امپرومنٹ پروجیکٹ کے تحت 50 کیوسک سے کم ڈسچارج والی نہروں میں کنکریٹ لائینگ اور باقی حصوں میں ضرورت کے مطابق Side protectionکی گئی ہے۔یہ منصوبہ اگست 2007 میں Asian Development Bankکے تعاون سے شروع کیا گیا اور اب 30 جون 2017 کو مکمل ہوگا۔اس منصوبہ کے تحت تقریباً 94 فیصد کام مکمل کر لیا گیا ہے۔

(ب) یہ منصوبہ ایل بی ڈی سی کی تمام نہروں اور راجباہوں کی بحالی اور امپرومنٹ پر مشتمل ہے اور پی پی 222 ساہیوال میں تمام چھوٹی نہریں اور راجباہ جن کے ڈسچارج 50 کیوسک سے کم ہیں ان کو لائینڈ کیا گیا ہے یا انکی پختگی کی گئی ہے۔اور اس سے بڑی نہروں پر بھی جہاں سے ڈسچارج 50 کیوسک ہوتا ہے۔وہاں سے ٹیل تک کے تمام حصہ کو پختہ کیا گیا اور تمام موگہ جات نئے بنائے گئے ہیں۔جس میں صوبائی اسمبلی پنجاب کے مختلف حلقہ جات آتے ہیں۔اور اکثر جگہوں پر ایک ہی نہر مختلف حلقوں میں سے گزرتی ہے۔لہذا حلقہ وار اخراجات کا تعین کرنا مشکل ہے مزید عرض ہے کہ پی پی 222 ساہیوال کینال ڈویژن میں آتی ہے اور ساہیوال کینال ڈویژن کے لئے ایک انٹرنیشنل کنٹریکٹ جاری کیا گیا۔جس کی کل لاگت 5507 ملین روپے ہے اور ٹھیکہ لینے والی فرم کا نامNEIE-LAC (چائنہ اور پاکستانی فرموں کا اشتراک) ہے۔اس کام کا 90 فیصد سے زائد حصہ مکمل ہو چکا ہے اور باقی کام 30 جون 2017 تک مکمل ہو جائے گا۔

(ج)Bhawani 5-R کے آخری حصہ جہاں پر ڈسچارج 50 کیوسک سے کم ہے اسے پختہ کیا گیا ہے۔مزید یہ کہ جہاں پر اس کے کنارے اونچے ہیں اُن کو بھی مضبوط کیا گیا ہے۔اس طرح اُس کی 49.5 برجیوں کو پختہ کیا گیا ہے۔R-6 کی 22.5 بُرجیاں پختہ کی گئی ہیں اور L-9 پر 51.3 بُرجیاں پختہ کرنی ہیں جبکہ 42.5 برجیوں پر پختگی کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ان تینوں راجباہوں پر جن پلوں کی مرمت درکار تھی وہ بھی کر دی گئی ہے۔ جس میں مزید عرض ہے کہ جہاں پکی سڑک نہر کو کراس کرے وہاں قانونی طور پر سڑک بنانے والا ادارہ ہی پُل کی دیکھ بھال اور مرمت کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ محکمہ نہر کا کام ہے کہ نہر میں پانی کا اخراج اس طرح جاری رکھا جائے کہ زمینداروں کو اُنکے حصہ کا پانی بغیر کسی روکاوٹ کے پہنچے۔ لہذا پراجیکٹ کے تحت ایسے تمام کام کئے گئے ہیں جس کی وجہ سے نہر سے ہونے والی آبیاری کو بہتر کیا جاسکے۔ معزز رکن اسمبلی حلقہ پی پی 222 کے اگر کسی مخصوص نہر کے حصہ کے متعلق خدشات ہیں تو وہ ضرور دور کر دیئے جائیں گے لیکن عملاً اوور فلو کی کوئی شکائت موجود نہ ہے۔اس ضمن میں مزید عرض ہے کہ اس پراجیکٹ کے تحت نہری نظام کی درستگی ترجیحا مقصود ہے۔اس کے باوجود جہاں کسی راجباہ پر کوئی پُل مرمت طلب ہے تو وہاں اُس پُل کی مرمت کی گئی ہے۔ نئے پُل جہاں بنانا انتہائی ضروری تھا صرف وہاں بنائے گئے ہیں۔

(د)اس پراجیکٹ کے تحت نہری نظام کی درستگی ترجیحا مقصود ہے۔اس کے باوجود جہاں کسی راجباہ پر کوئی پُل مرمت طلب ہے تو وہاں اُس پُل کی مرمت کی گئی ہے۔ نئے پُل جہاں بنانا انتہائی ضروری تھا صرف وہاں بنائے گئے ہیں۔مزید یہ کہ معزز ممبر پی پی 222 سے اس سلسلے میں مشورہ اور ہدایات لی جاتی رہی ہیں اور R-6 پر ہائی وے کی تنگ پُلی کو کشادہ کیا گیا ہے۔L-9 سسٹم پر دو نئے پُل تعمیر کئے جا چکے ہیں۔ایک پر کام جاری ہے۔اس طرح L-2/9-L/1-L پر ایک نیا پُل زیر تعمیر ہے۔مزید یہ کہ L/9-L-2 پر ایک نیا پُل مکمل ہو چکا ہے اور اسی طرح L/ 9-L-1 پر دو نئے پُل مکمل ہو چکے ہیں۔یہ تمام پُل پی پی 222 میں ہی وقوع پذیر ہیں اگر مزید کوئی خستہ پُل باقی ہے اور قابل مرمت ہے تو اُسکو بھی مرمت کروایا جا سکتا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 27 اپریل 2017)</u>

میانوالی:۔شکارگاہ کے لئے مختص رقبہ و دیگر تفصیلات

***8449: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔**

(الف) ضلع میانوالی میں کتنا رقبہ شکار گاہ کے لئے مختص ہے یہ رقبہ کس کس جگہ ہے؟

(ب) اس ضلع میں کون کون سے پرندے اور جانور پائے جاتے ہیں؟

(ج) اس ضلع میں سال 2014، 2015 اور 2016 کے دوران پرندوں اور جانوروں کے شکار کرنے سے کتنی رقم پرائیویٹ افراد سے حاصل کی گئی؟

(د) اس ضلع میں کن کن افراد کو ان سالوں کے دوران شکار کی اجازت دی گئی؟

(ہ) کتنے افراد کو ان سالوں کے دوران غیر قانونی شکار کرنے پر گرفتار کیا گیا اور ان سے کتنی رقم بطور جرمانہ وصول کی گئی؟

(تاریخ وصولی 29 نومبر 2016 تاریخ ترسیل 21 فروری 2017)

جواب

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری

(الف) ضلع میانوالی میں نمل جھیل بطور شکار گاہ مرغابی 1200 ایکڑ رقبہ پر محیط ہے، اس کے علاوہ کوئی رقبہ بطور شکار گاہ مخصوص نہ ہے۔ علاوہ ازیں ضلع میں جنگلی حیات کی حسب ذیل محفوظ پناہ گاہیں ہیں:۔

۱۔ چشمہ بیراج وائلڈ لائف سینکچوری 81750 ایکڑز پر مشتمل ہے۔

۲۔ ہرنولی پلانٹیشن وائلڈ لائف سینکچوری 2196 ایکڑز پر مشتمل ہے۔

۳۔ کندیاں پلانٹیشن وائلڈ لائف سینکچوری 19274 ایکڑز پر مشتمل ہے۔

(ب) اس ضلع میں پائے جانے والے اہم جنگلی پرندے، جانور اور خزندے مندرجہ ذیل ہیں:۔

ا۔ مقامی پرندے: کالا تیتر، بھورا تیتر، ٹٹیری، کبوتر، فاختہ، بھٹ تیتر، بریل کبوتر، گدھ چیل، چڑیا، مینا، طوطے، کوا، اور پہاڑی کوا وغیرہ وغیرہ

۲۔ مہاجر پرندے: بٹیر، مرغابی، تلیر، تلور، مگ، سوان، گیز، کونج، فالکن، پیلی کین وغیرہ وغیرہ

۳۔ جانور: اڑیال، چنکارہ ہرن، کچھوا، گیدڑ، بھیڑیا، لومڑی، گلہری، سہیہ، چوہے، جنگلی سور، سانپ، چھپکلی، انڈس ڈولفن، وغیرہ وغیرہ

(ج) ضلع میانوالی میں پرندوں اور جانوروں کے قانونی شکار کیلئے لائسنس فیس کی مد میں علاوہ ازیں غیر قانونی اور ناجائز شکار کی صورت میں چالانات کے ذریعے محکمانہ معاوضہ اور عدالتی جرمانہ کی مد میں بالترتیب حسب ذیل رقم وصول کی گئی:۔

سال	لائسنس فیس	محکمانہ معاوضہ	جرمانہ	ٹوٹل
2014	155500روپے	276450روپے	157700روپے	589650روپے
2015	289000روپے	400500روپے	30000روپے	719500روپے
2016	300000روپے	444950روپے	251000روپے	995950روپے

(د) ضلع میانوالی میں صرف ایک ہی گیم ریزرو نمل جھیل ہے جہاں پر خصوصی اجازت نامے کے ذریعے شکار کی اجازت دی جاتی ہے تاہم گزشتہ کئی سالوں سے اس شکار گاہ کیلئے کوئی اجازت نامہ جاری نہ کیا گیا ہے

(ہ) ان سالوں کے دوران جن افراد کے غیر قانونی شکار پر چالان مرتب کیے گئے اور ان سے رقم بطور جرمانہ وصول کی گئی ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

سال	کل چالان	ٹوٹل جرمانہ
2014	46	382450روپے
2015	62	430500روپے
2016	88	658450روپے

(تاریخ وصولی جواب 3 مئی 2017)

گجرات R-8 مائنر کی لائننگ سے متعلقہ تفصیلات

8560*: میاں طارق محمود: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ R-8 مائنر / ڈسٹی بیوٹری ضلع گجرات پر لائننگ کا کام دسمبر 2016 تک مکمل ہونا تھا، کیا یہ کام مکمل ہو گیا ہے؟

(ب) اس پر کتنی رقم خرچ ہوئی، کتنی رقم محکمہ کو ملی، کتنی رقم ٹھیکیدار کو ادا کر دی گئی ہے اور کتنی بقایا ہے؟

(ج) یہ کام کن کن ملازمین کی نگرانی میں مکمل ہوا ہے، کتنے فی صد کام مکمل ہوا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

(د) کیا حکومت اس کا بقایا کام جلد از جلد مکمل کروانے کے احکامات جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 30 دسمبر 2016 تاریخ ترسیل 6 مارچ 2017)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) یہ درست ہے کہ یہ کام دسمبر 2016 کو مکمل ہونا تھا لیکن فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے کام ابھی تک مکمل نہ ہوا ہے۔

(ب) اس کام کی کل لاگت 27.561 ملین روپے ہے۔ ابھی تک محکمہ کو 10.0 ملین روپے ملے ہیں جن میں سے 8.581 ملین روپے کی ادائیگی ٹھیکیدار کو کر دی گئی ہے بقایا رقم 1.419 ملین روپے محکمہ کے پاس موجود ہیں جبکہ موقع پر کام بھی جاری ہے۔ اس کے علاوہ محکمہ کو کام مکمل کرنے کے لئے 17.561 ملین روپے درکار ہیں۔

(ج) یہ کام مندرجہ ذیل آفیسرز / اہلکاروں کی نگرانی ہو رہا ہے۔

1۔ ایکسین گجرات ڈویژن گجرات

2۔ NESPAKکے انجینئرز

3۔سب ڈویژنل آفیسر گجرات سب ڈویژن

4۔سب انجینئر چکوڑی سیکشن

ابھی تک 40%کام مکمل ہو چکا ہے اور 60%کام بقایا ہے۔

(د) محکمہ اس کام کو اسی مالی سال 17۔2016 میں مکمل کروانا چاہتا ہے۔کام کو مکمل کرنے کے لئے حکومت نے محکمہ کو مزید فنڈز 17.561 ملین روپے جاری کرنے ہیں اگر حکومت نے مطلوبہ فنڈز 17.561 ملین روپے جاری کیے تو بقایا کام 30.06.2017 تک مکمل ہو جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 27اپریل 2017)

لاہور:جلو پارک سے متعلقہ تفصیلات

***8496: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:**

(الف) جلو وائلڈ لائف پارک کا کل رقبہ کتنا ہے۔اس کے سال 16۔2015 اور 17۔2016 کے کل اخراجات کتنے ہیں؟

(ب)اس کی دیکھ بھال کے لئے ملازم کے نام،اور عہدہ بیان فرمائیں؟

(ج)اس میں کون کون سے جانور / پرندے ہیں۔ان کے ان دو سالوں کے اخراجات بتائیں ان کے لئے کیا کیا اشیاء / Foodآئٹم خرید کی گئیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس پارک کے گراؤنڈز کی حالت انتہائی خراب ہے ؟

(ہ)اس پارک کی مشینری کون کون سی ہے۔

(تاریخ وصولی 2 دسمبر 2016 تاریخ ترسیل 24 فروری 2017)

جواب

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری

(الف) جلو وائلڈ لائف پارک کا کل رقبہ 43 ایکڑ ہے۔ خرچہ دوران 16-2015 مبلغ۔/27595108 روپے خرچہ دوران سال 17-2016 (ماہ فروری تک) مبلغ۔/18831466 روپے ہے

(ب) فہرست ملازمین و عہدہ جدول الف ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) فہرست جانوران و پرندگان جدول (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اخراجات فیڈ جانوران و پرندگان عرصہ 2 سال

عرصہ	اخراجات
16-2015	9199910 روپے
17-2016 (ماہ فروری تک)	6997104 روپے

ان کی خوراک چوکر، مکئی، چنے، سبز چارہ، پولٹری فیڈ، پھل، دودھ اور گوشت وغیرہ ہے کی (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(د) گراونڈز کی حالت خراب نہ ہے۔

(ہ) اس پارک میں مشینری درج ذیل ہے۔

1۔ ایک عدد ٹریکٹر، 2۔ ایک عدد ہل، 3۔ ایک عدد لان موور، 4۔ ایک عدد ٹرالی، 5۔ 3 عدد انکیو بیٹر، 6۔ ایک عدد جنریٹر، 7۔ 2 عدد لفٹنگ پمپ، 8۔ 3 عدد انجیکٹر پمپ، 9۔ ٹیوب ویل۔

(تاریخ وصولی جواب 19 اپریل 2017)

پنجاب میں انجینئرنگ اکیڈمی میں تربیت سے متعلقہ تفصیلات

***8647: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) گورنمنٹ انجنیئرنگ اکیڈمی کہاں کہاں ہیں؟

(ب)ان اکیڈمیز میں اس وقت کتنے انجنئیرز کو تربیت دی جارہی ہے؟

(ج)ان اکیڈمیز میں صرف حاضر سروس سرکاری ملازم انجنئیرز کو تربیت دی جاتی ہے یادیگر کو بھی تربیت دی جاتی ہے؟

(د)ان اکیڈمیز میں انجنئیرز کو کس کس Skill کی تربیت دی جاتی ہے؟

(ہ)ان اکیڈمیز کے سال 15-2014 اور 16-2015 کے اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(و)ان اکیڈمیز میں کتنے ملازمین کام کررہے ہیں،ان میں ٹیچنگ کیڈر کی کتنی اسامیاں خالی ہیں جو ٹیچرزان میں کام کررہے ہیں ان کے لئے کیا تعلیمی قابلیت اور تجربہ درکار ہے؟

(ز)ان اکیڈمیز میں کون کونسی مشینری برائے تربیت موجود ہے؟

(تاریخ وصولی 26 جنوری 2017 تاریخ ترسیل 18 مارچ 2017)

جواب

وزیرآبپاشی

(الف) گورنمنٹ انجنیئرنگ اکیڈمی پنجاب اپنی طرز کا واحد ادارہ ہے۔ جو کہ انجنیئرز کی دوران سروس اورآغاز ملازمت تربیت کا کام سرانجام دے رہا ہے۔اکیڈمی ایک خودمختار ادارہ ہے جو کہ محکمہ آبپاشی پنجاب گورنمنٹ کے انتظامی کنٹرول کے تحت ٹھوکر نیاز بیگ لاہور میں کام کررہا ہے۔

(ب)اکیڈمی ہذامیں اس وقت 20 ایگزیکٹوانجینئرز(BS-18) زیرتربیت ہیں۔اکیڈمی میں ہرمالی سال کے دوران گورنمنٹ پنجاب کے انجنیئرنگ، محکمہ جات کے انجنیئرز کوایک آغاز ملازمت اورتین دوران ملازمت تربیتی کورس کرواتی ہے۔ہر کورس میں تقریباً36 انجینئرز کو تربیت فراہم کی جاتی ہے۔یوں پورے سال میں 15 انجینئرز کالازمی تربیتی کورس کروائے جاتے ہیں۔ جو کہ اگلے سکیل میں ترقی کے لئے معاون ثابت ہوتے ہیں۔

(ج) جی ہاں اکیڈمی میں صرف حاضر سروس انجنیئرز کوہی تربیت دی جاتی ہے۔

(د)ان تربیتی کورسز میں انجینئرز کوانکی پیشہ ورانہ مہارت کے علاوہ انتظامی امور، محکمانہ اور ملکی قواعد وضوابط، نظریہ پاکستان، اسلامی تعلیمات، بین الاقوامی امور، آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس، انفارمیشن ٹیکنالوجی، اکنامکس اور پراجیکٹ مینجمنٹ سے آگاہی کی تربیت فراہم کی جاتی ہے۔

(ہ) گورنمنٹ انجینئرنگ اکیڈمی پنجاب لاہور کے اخراجات برائے مالی سال 15۔2014اور 16–2015 کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مالی سال	اخراجات
2014۔15	29,680,964(دو کروڑ چھیانوے لاکھ اسی ہزار نو سو چونسٹھ روپے)
2015۔16	38,416,449(تین کروڑ چوراسی لاکھ سولہ ہزار چار سو انچاس روپے)

(و) گورنمنٹ انجینئرنگ اکیڈمی پنجاب لاہور میں کل ملازمین کی تعداد 86 ہے جس میں 8 عدد ٹیچنگ کیڈر کی اسامیاں ہیں اور کوئی اسامی خالی نہیں۔ان آسامیوں کے لئے انجینئرنگ کی ڈگری کے ساتھ تجربہ ضروری ہے۔

(ز) گورنمنٹ انجینئرنگ اکیڈمی پنجاب لاہور میں تربیت مہیا کرنے کے لیے مندرجہ ذیل مشینری موجود ہے۔

(1) کمپیوٹر (2) آڈیوویثرل سسٹم (3) سروے آلات (4) ملٹی میڈیا وغیرہ

(تاریخ وصولی جواب 27 اپریل 2017)

گوجرانوالہ ڈویژن میں محکمہ جنگلات کا رقبہ و دیگر تفصیلات

***8531: میاں طارق محمود: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن میں محکمہ جنگلات کا رقبہ ضلع وائز کتنا کتنا ہے؟

(ب) ان اضلاع میں کتنے رقبہ پر جنگل اور کتنا رقبہ غیر آباد / بنجر ہے؟

(ج) ان اضلاع میں محکمہ کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں۔ان اضلاع کے انچارج صاحبان کے نام اور عہدہ جات بتائیں؟

(د)ان اضلاع میں سال 16-2015 اور 17-2016 کے دوران کتنی رقم شجرکاری پر خرچ کی گئی؟

(ہ) ان اضلاع میں محکمہ جنگلات کتنے رقبہ پر آئندہ شجرکاری کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(تاریخ وصولی 19 دسمبر 2016 تاریخ ترسیل 26 فروری 2017)

جواب

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری

(الف) گوجرانوالہ فارسٹ ڈویژن، گوجرانوالہ میں ضلع وائز رقبہ جات درج ذیل ہیں۔

ضلع گوجرانوالہ	ضلع حافظ آباد	کل رقبہ
4898 ایکڑ	1624 ایکڑ	6522 ایکڑ

(ب)ان اضلاع میں جن رقبہ پر جنگل / غیر آباد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

<u>ضلع گوجرانوالہ</u>

جنگل	دریابرد	خالی رقبہ
2458 ایکڑ	2440 ایکڑ	-Nil-

<u>حافظ آباد</u>

جنگل	دریابرد	خالی رقبہ
1156 ایکڑ	468 ایکڑ	-Nil-

(ج)ان اضلاع میں کام کرنے والے ملازمین انچارج افسران کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ضلع گوجرانوالہ	ضلع حافظ آباد
1۔ محمد حفیظ	-
نائب مہتمم جنگلات گوجرانوالہ	نائب مہتمم جنگلات حافظ آباد
2۔ شفقت اقبال	مظہر ریاض راجہ
امین جنگلات کامونکی	امین جنگلات پنڈی بھٹیاں

3۔فارسٹرز=12 فارسٹرز=03

4۔فارسٹ گارڈز=55 فارسٹ گارڈز=18

(د) ضلع گوجرانوالہ اور ضلع حافظ آباد سال 16۔2015 اور 17۔2016 میں کی گئی شجر کاری پر درج ذیل خرچ ہوا۔

2015۔16

ضلع	ڈویلپمنٹ	نان ڈویلپمنٹ
گوجرانوالہ	2901500/۔	611927/۔
حافظ آباد	987500/۔	-Nil-

(2016۔17 upto 04/2017)

ضلع	ڈویلپمنٹ	نان ڈویلپمنٹ
گوجرانوالہ	1646420/۔	4044414/۔
حافظ آباد	646500/۔	1261950/۔

(ہ) اگر حکومت پنجاب گوجرانوالہ فارسٹ ڈویژن کو نئی شجر کاری کے لیے فنڈ مہیا کرے گی تو جو بھی سکیم پاس ہو گی اس کے مطابق رقبہ سرکار پر شجر کاری کر دی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 19 مئی 2017)

عباسیہ لنک کینال میں پانی سے متعلقہ تفصیلات

***8795: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

پنجند ہیڈورکس سے عباسیہ لنک کینال میں پانی چھوڑنے کا کب فیصلہ ہوا اور کس اتھارٹی نے کیا، اس کینال کی پانی کی کیپسٹی کتنی ڈیزائن ہوئی اور فیصلہ کے تحت کتنا پانی چھوڑا جاتا ہے اس پر کتنے

غیر قانونی اور قانونی موگہ جات ہیں نیز اس نہر کے علاقہ میں جو سیم اور تھور آیا ہے اس سے کتنی زمین خراب ہوئی ہے اور اس کو ٹھیک کرنے کا محکمہ کے پاس کیا منصوبہ ہے ؟

(تاریخ وصولی 9 فروری 2017 تاریخ ترسیل 11 اپریل 2017)

جواب

وزیر آبپاشی

پنجند ہیڈ ورکس سے عباسیہ کینال میں پانی چھوڑنے کا فیصلہ 2003 میں محکمہ انہار نے کیا۔ اس کینال کی ڈیزائن کپیسٹی 5600 کیوسک ہے۔ اور اس کینال میں زیادہ سے زیادہ 5300 کیوسک تک پانی چھوڑا جا تا رہا ہے۔

عباسیہ لنک کینال کو واپڈا اسکارپ نے 1992 میں تعمیر کیا۔ بوجہ عباسیہ لنک کی الائنمنٹ 4830/6066 ایکڑ رقبہ جو عباسیہ کینال سے سیراب ہوتا تھا Cut Off ہو گیا۔ جس کے لیے محکمہ نے 10 جھلاری موگہ جات

RD. 7/R, 38/L,
55/L,74200/L,95800/L,103+000/L,105+000/L,183+000/L,
222+557/L,219+500/L

منظور کیئے اور اس نہر پر کوئی غیر قانونی موگہ جات نہ ہیں۔ عباسیہ لنک کینال کے بائیں طرف چولستان ہے۔ سالانہ اوسطاً 30−35 مختلف مقامات سے بذریعہ لفٹ پمپ پانی چوری کی رپورٹ ہوئیں جس پر حسب ضابطہ قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی۔ اس کی بدولت پانی چوری میں واضع کمی واقع ہوئی ہے۔ اس نہر کے علاقے میں 61153 ایکڑ زمین سیم و تھور سے متاثر ہوئی۔ سیم زدہ رقبہ کو قابل کاشت لانے کے لیئے فزیبلٹی رپورٹ پر بذریعہ کنسلٹنٹ Punjab Irrigated Agricultural Project (PIAP) کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ جس میں ڈسٹرکٹ رحیم

یار خان (پنجند کینال کمانڈ ایریا) کا رقبہ تقریباً 22560 ایکڑ اور ڈسٹرکٹ بہاولپور / رحیم یار خان میں عباسیہ کینال / لنک کینال کے کمانڈ ایریا کا 38593 ایکڑ رقبہ قابل کاشت لایا جائے گا۔ فزیبلٹی رپورٹ کی روشنی میں آئندہ سال 2017-18 ADP میں درج ذیل دو کام شامل کئے گئے ہیں۔

Mitigation of water logging in District Rahimyarkhan

1.

2. Reclamation of water logged area in command area of Abbasia Canal .

(تاریخ وصولی جواب 27 اپریل 2017)

ضلع ساہیوال محکمہ جنگلات کے رقبہ کے متعلق تفصیلات

***8571: جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ جنگلات کا کتنا رقبہ کہاں کہاں واقع ہے کتنی اراضی پر جنگلات اور کتنی خالی پڑی ہے، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) محکمہ جنگلات کا اراضی لیز پر دینے کا کیا طریق کار ہے؟

(ج) محکمہ جنگلات نے ضلع ساہیوال میں اس وقت کتنی اراضی لیز پر کس کس کو دی ہے اور سال وائز اس اراضی سے کتنی آمدن ہوتی ہے؟

(د) ضلع ساہیوال میں کتنی زمین محکمہ جنگلات کی ناجائز قابضین کے قبضہ میں کتنے عرصہ سے ہے اب تک یہ اراضی واگزار کیوں نہیں کروائی جا سکی مکمل تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 9 جنوری 2017 تاریخ ترسیل 6 مارچ 2017)

جواب

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری

(الف) ضلع ساہیوال میں لگائے گئے جنگلات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام / قسم جنگلات	کل رقبہ	خالی رقبہ	محل وقوع
1	چیچہ وطنی پلانٹیشن	(11531.70 ایکڑ)	1855 ایکڑ	چیچہ وطنی شہر کے ساتھ ایل بی ڈی سی اور لاہور کراچی ریلوے لائن کے درمیان واقع ہے۔
2	کینال سائیڈ	(827 کلو میٹر)	508 کلو میٹر	LBDC برجی نمبر 255تا547اور اس میں سے نکلنے والے دیگر راجباہ جات۔
3	روڈ سائیڈ	(211 کلو میٹر)	125 کلو میٹر	کمالیہ بورے والا روڈ بہاولنگر عارف والا روڈ ساہیوال پاکپتن روڈ ساہیوال نور شاہ روڈ
4	ریل سائیڈ	(58 کلو میٹر)	-----	لاہور کراچی ریلوے لائن گیمبر تا میاں چنوں

(ب) ضلع ساہیوال میں مروجہ قوانین کے تحت جنگلات کی اراضی کسی دیگر مقصد کے لئے لیز پر نہ دی جا سکتی ہے۔

(ج) ضلع ساہیوال میں جنگلات کی کوئی اراضی لیز پر نہ دی ہے۔

(د) ضلع ساہیوال میں محکمہ جنگلات کی زمین پر کہیں بھی ناجائز قبضہ نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 26اپریل 2017)

محکمہ جنگلات کی لکڑی فروخت اور ٹیکس سے متعلقہ تفصیلات

***8960: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ذاتی ذخیرہ سے لکڑی فروخت کرنے پر پکی لکڑی پر محکمہ ٹیکس وصول کرتا ہے جبکہ کچی لکڑی پر ٹیکس نہ ہے؟

(ب) محکمہ جنگلات ذاتی لکڑی پر ٹیکس کس ضابطہ کے تحت کن کن علاقوں سے وصول کرتا ہے اور یہ کب سے نافذ ہے؟

(ج) محکمہ جنگلات کا پکی اور کچی لکڑی پر تفریق کا فارمولا کیا ہے اور اس تفریق کو کون سی اتھارٹی فائنل کرتی ہے؟

(تاریخ وصولی 23 فروری 2017 تاریخ ترسیل 11 اپریل 2017)

جواب

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری

(الف) محکمہ جنگلات راولپنڈی سرکل کے دائرہ اختیار میں آنے والے ذاتی ذخیرہ جنگلات سے حاصل شدہ کسی قسم کی لکڑی پر زمینداروں سے ٹیکس وصول نہیں کرتا البتہ ضلع راولپنڈی میں آنے والے ذاتی جنگلات سے گرے پڑے اور سوختہ درختوں سے حاصل ہونے والی آمدنی کا 25 فیصد گزارہ فنڈز مہتمم جنگلات (گزارہ) وصول کرتا ہے۔ جو کہ ڈپٹی کمشنر راولپنڈی کے ماتحت ہے۔ یہ رقم محکمہ گزارہ جات کے ملازمین کی تنخواہوں پر خرچ ہوتی ہے جو کہ سرکاری ملازم نہ ہیں۔

(ب) محکمہ جنگلات ذاتی لکڑی پر کوئی ٹیکس وصول نہیں کرتا۔

(ج) کچی لکڑی پر عموماً (Coniferous) نوکیلے پتوں والے جنگلات کے درخت شامل کیے جاتے ہیں اور پکی لکڑی سے مراد چوڑے پتوں والے جنگلات (Hard Wood) ہوتے ہیں اس کی تفریق محکمہ جنگلات نہیں بلکہ باٹنی (علم نباتات) کے مروجہ اصولوں کے تحت کی جاتی ہے کچی لکڑی (نرم لکڑی کے جنگلات) عموماً چیڑھ، دیودار، پڑتل وغیرہ ہوتے ہیں اور پکی لکڑی (Hard Wood) میں شیشم، کیکر، پھلائی، توت وغیرہ جیسے درختان شامل ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 19 مئی 2017)</u>

محکمہ جنگلات زمینداروں سے ٹیکس کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

***8961: محترمہ راحیلہ انور :کیا وزیر جنگلات ،جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ذاتی ذخیرہ جنگلات سے لکڑی فروخت کرنے پر محکمہ جنگلات زمینداروں سے ٹیکس وصول کرتا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ ٹیکس کس قانون کے تحت اور کس شرح سے وصول کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ جنگلات کے اہلکار ٹیکس تو وصول کرتے ہیں لیکن رسید نہیں دیتے؟

(د) کیا حکومت اس کوئی بے قاعدگی کو روکنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 23 فروری 2017 تاریخ ترسیل 11 اپریل 2017)

جواب

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری

(الف) محکمہ جنگلات ذاتی ذخیرہ جنگلات سے فروخت ہونے والی لکڑی کے ضمن میں زمینداروں سے کسی قسم کا ٹیکس وصول نہیں کرتا۔

(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ محکمہ جنگلات ٹیکس وصول نہیں کرتا۔

(ج) درست نہ ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ محکمہ جنگلات ٹیکس وصول نہیں کرتا۔

(د) ایسی کوئی بے قاعدگی محکمہ جنگلات میں وقوع پذیر نہیں ہوئی

(تاریخ وصولی جواب 19 مئی 2017)

لاہور | رائے ممتاز

حسین بابر

21 مئی 2017ء | سیکرٹری

بروز منگل مورخہ 23 مئی 2017 کو محکمہ جات 1۔جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری۔2۔آبپاشی
کے سوالات و جوابات کی فہرست اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	**ڈاکٹر سید وسیم اختر**	**8795-6669**
2	**ڈاکٹر صلاح الدین خان**	**8449-8448**
3	**جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ**	**8571-8506**
4	**میاں طارق محمود**	**8531-8560**
5	**محترمہ فائزہ احمد ملک**	**8647-8496**
6	**محترمہ راحیلہ انور**	**8961-8960**